یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر (۴) جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ؍؍ للعہ

عام خریداران سے ؍؍ عہ

ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

بابت تطبیق حدیثین

اخبار اہلحدیث میں بہت دنوں تک مذاکرات علمیہ جاری رہے جن میں اہل علم کو اپنے جوہر دکھانے کا اچھا موقعہ ملتا رہا اور ناظرین کو بھی معلومات سے فائدہ پہونچا۔ اخبار اہلحدیث۔ ایک مذہبی پرچہ ہے اس کا فرض ہے کہ مذہبی خصوصاً حدیثی مضامین پر بحث کرے اسلئے سوچکر اعلان کیا جاتا ہے کہ احادیث کے متعلق جس جس قسم کی مشکلات شائقان حدیث کو پیش آیا کریں وہ بھیجدیا کریں اون کو مذاکرہ علمیہ میں درج کر کے اہل علم کے معلومات سے فائدہ حاصل کیا جائے گا جس سے بہت سے لوگوں کے لئے حدیث کی تشریح لکھنے میں مدد ملیگی انشاء اللہ اس مضمون کو دائمی اجر۔

اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالے عموماً علماء حدیث کی نظر سے گذرتا ہے اسلئے توقع بیجا نہیں کہ اس قسم کے مذاکرات علمیہ میں حضرات علماء حصہ لیا کرینگے۔

سب سے پہلے میں خود اس مذاکرہ کو شروع کرنے کے لئے دو حدیثیں پیش کر کے اہل علم ناظرین کو ان کی تطبیق کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ۔ مشکوٰۃ باب القدر	جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اس حدیث کا مضمون مدنظر رکھکر مندرجہ ذیل حدیث سنئے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ و اذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ مشکوٰۃ باب مذکور	فرمایا جب تم سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹگیا تو اسکو مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی عادت سے بدلگیا تو مت مانو کیونکہ وہ جس عادت پر پیدا ہوا ہے اسی پر رہے گا یا اسی طرف جاویگا۔

ان دونوں میں فطرت اور ما جبل علیہ (عادت) اگر ایک ہے تو ان میں اختلاف کیوں ہے کیونکہ پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے دوسری کو عدم تغیر کی شہادت ہوتا ہے۔ اگر ایک نہیں تو ان میں

ناظرین کو اسلامی سال نو مبارک ہو

AsliAhleSunnet.com

کیا مراد ہے۔
اسکے علاوہ اور بھی ان حدیثوں میں بحث ہے جسکو اہل علم خود سمجھ سکتے ہیں۔
امید ہے علماء حدیث اس مضمون پر کافی غور کرکے جواب دینگے۔

قادیانی مشن

جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا صاحب کا انکار ہے

عرصہ ہوا ایک صاحب سکول میں مدرس تھے راستے میں چلتے چلتے کسی ماہ جبین لیڈی پر نظر پڑ گئی ادس پری پیکر کو کیا خبر وہ تو اپنی گاڑی پر رفو چکر ہوئی مگر ماسٹر صاحب کو بھی قابل رفو بنا گئی۔ ماسٹر صاحب کے دماغ کا یہ حال ہوا کہ جونہی کوئی لڑکا سوال کرتا فوراً خفگی کے لہجے میں فرماتے "یہ بھی اُسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے" غرض ایسے بہکے کہ جو کچھ بھی ہوتا ادس میں اُس ملعونہ کا دخل جانتے یہ قصہ تو بہت پرانا ہے آجکل قادیانی اخباروں نے اس کی مثال یہ قائم کی ہے کہ دنیا میں کوئی اہم واقع ہو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں ہمارے حضرت اقدس کی برکت ہے۔ جنگ یورپ کے اسباب تلاش کرنے میں بہت سے داناؤں نے وقت لگایا مگر قادیانی اخبار الفضل نے ایک ہی نقطہ میں حل کر دیا الفضل کی رائے میں جس کی سند وہ مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہے یہ جنگ مرزا صاحب کی وجہ سے ہوئی ہے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو یہ دیکھ ادنکو منایا جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے چنانچہ الفضل نے مرزا صاحب کے الفاظ جو نقل کئے ہیں درج ذیل ہیں۔

"مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی بہت قریب آتی جاتی ہے۔ نوح ع کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط ع کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (الفضل ۸۔ نومبر ۱۹۱۴ء صـ)

اس اقتباس اور سند سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی درج ذیل ہے:—

"سولے مسلمان کہلانے والو! اور غفلت کی نیند سونے والو! خدا تعالےٰ کے عذاب سے ڈرو۔ اور خدا تعالےٰ کے سایہ کے نیچے آجاؤ۔ اب کوئی جگہ نہیں۔ جو تمہیں پناہ دے سکے۔ بجز اس کے کہ تم خدا تعالےٰ کے فرستادہ کو مان لو۔ اور اس کی رحمت کے مستحق بنجاؤ"

اہلحدیث۔ ہمارا خیال مدت سے یہی ہے کہ یورپ سارے کا سارا اگر مرزائی ہو جائے تو ادبھی موجودہ حالت کی نسبت ہم اوس کے مرزائی ہونے پر خوش ہیں اسلئے ہمارے خیال میں جنگی سلطنتوں کو الفضل کے مشورہ پر عمل کرکے جنگ سے عافیت پانا بہت مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ مدت دراز تک جنگ میں لاکھوں آدمیوں اور کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ کا نقصان کریں سب سے پہلے اس نعمت کے حقدار انگریز ہیں خدا کرے ہماری حکمران قوم انگریز الفضل کے مشورہ پر عمل کرکے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ مان لیں اور دنیا کو نمونہ دکھاویں کہ ایسے فرستادوں کو ماننے میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔

رفع دخل مقدر یہ وہم نہ کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کے ماننے میں اگر جنگ سے نجات ہے تو اونکے ماننے والے کیوں ایکدوسرے کے برسر جنگ ہیں غالباً یہ اسلئے ہوگا کہ دونوں میں سے ایک فریق درپردہ منکر ہوگا جس کی تعیین ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں اس کی نظیر بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بارہا اعلان کیا تھا کہ میرا مرید طاعون سے نہیں مریگا (رسالہ کشتی نوح صـ) پھر جب مرے تو اعلان ہوا کہ ہمکو اون کے دل کا حال کیا معلوم کہ وہ واقعی ہم کو مانتے ہیں یا منکر ہیں ٹھیک اسیطرح ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون مرزا صاحب کو مانتا ہے اور کون منکر ہے۔ اللہ اعلم باسرار عبادہ

لاہوری علماء کا عجیب فتوےٰ

مندرجہ پیسہ اخبار

پیسہ اخبار مورخہ ۵ ار نومبر میں ایک فتویٰ قربانی کے متعلق چھپا ہے جس کے جواب سے سوال عجیب ہے اور سوال سے جواب عجیب تر۔

سوال یہہ ہے:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین! اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہو اور اُس کی نیت قربانی کرنے کی ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپیے میں قربانی کردے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے

AsliAhleSunnet.com

اور اُس کے پاس زیادہ خرچ کی طاقت نہیں وہ مجھ سے امداد لے۔ میں اُس کو بھیڑ بکری کی قیمت کے لئے روپیہ پیسہ دونگا۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ یعنی کسی سے روپیہ لے کر قربانی کرنا۔ یا قرضہ لیکر قربانی کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا۔

اس سوال کا ابتدا کچھ ہے اور انتہا کچھ بہرحال ہم انتہائی خلاصہ کو صحیح سمجھتے ہیں جس کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص صاحب مقدرت (مستطیع) کسی سے کچھ لیکر یا قرضہ اُٹھا کر قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ قرضہ کا لفظ تو صاف ہے اس سے قبل کے لفظ (روپیہ لیکر) سے مراد غالباً یہ ہے کہ کسی سے احساناً کچھ لیکر قربانی کرے یعنی کوئی شخص بطور خود اُس سے سلوک کرے یا وہ قرضہ لے کر قربانی کرے تو علمائے لاہور فتوی دیتے ہیں اول۔

جواب۔ کسی سے قرضہ لے کر یا دوسرے سے امداد لے کر کوئی شخص قربانی کرنے کا شرعاً مجاز نہیں ہوسکتا۔ محمد عبدالحکیم شمس العلماء کلانوری (از لاہور)

اس جواب کا مطلب صاف ہے مگر دلیل ندارد۔ آگے چلئے دوسرے عالم صاحب فرماتے ہیں۔

الجواب بے شک! جو شخص کہ خود قربانی کرسکتا ہو وہ دوسرے کی امداد لیکر قربانی نہ کرے۔ وہو العالم من الاحقر خادم الشریف علی الحائری۔ (لاہوری)

بہت خوب دلیل ندارد۔

آگے سنئے تیسرے بزرگ فرماتے ہیں۔

الجواب واقعی جس شخص کو خود قربانی کرنے کا مقدور ہو اسے چاہیئے کہ خود قربانی کرے غیر کی اعانت کا ہرگز طالب ہو علی الخصوص صورت معلومہ میں کہ کوئی شخص محض بطلب ناموری اُس کی امداد کرنے پر مستعد ہو۔ قربانی تو محض تقرب الی اللہ کی خاطر ہے۔ لہٰذا وہ حسبۃً للہ ہونی چاہئے اگر کوئی شخص اس میں نمود اور شہرت دنیوی کا خواہاں ہو تو البتہ قربانی کا مقصد اس سے مفقود ہو جائے گا نعوذ باللہ من ریاء الناس ونطلب منہ الاخلاص فی العبادات واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم وانا الراجی الغفران محمد المعروف بہ فضل میراں۔

ان بزرگ نے یہ لفظ بڑھایا ہے بغرض ناموری وغیرہ معلوم نہیں یہ کہاں سے لیا ہے سوال میں تو یہ درج نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب کسی خاص شخص کے لئے بنایا گیا چوتھے بزرگ فرماتے ہیں:۔

الجواب۔ اگر قربانی بحکم شریعت کسی شخص پر واجب نہو یعنی بوجہ کہ وہ مالک نصاب نہو۔ تو اس صورت میں اُس شخص پر واجب نہیں کہ کسی سے امداد لے یا قرضہ اُٹھا دے اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی نہ کرے۔ شرعاً اُس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر وہ مالک نصاب ہو تو اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی کم قیمت والی ذبح کردے۔ بشرطیکہ شرعاً وہ قربانی جائز ہوسکتی ہو۔ ھٰذا ما فہمت من السوال واللہ اعلم بالکمال۔

الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور۔

یہ جواب بذاتہ صحیح ہے مگر اسکو سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ سوال میں نہ تو غیر مستطیع کا ذکر ہے بلکہ مستطیع مذکور ہے کیونکہ صاف الفاظ میں مرقوم ہے کہ جو شخص شرعاً قربانی کرسکتا ہے نہ واجب اور فرض سے سوال ہے بلکہ جائز سے۔ فاضل مجیب نے کہا ہے کہ غیر مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں سائل کا سوال جواز سے ہے اور مجیب کا جواب سلب وجوب سے یہی معنے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات (علماء لاہور) نے اس مسئلہ پر غور نہیں فرمایا۔ اب سنئے سوال کی صورت صاف ہے کہ ایک شخص قربانی کر سکتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کو قربانی کا حکم ہے بہت خوب اب اُس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو اس کو کوئی شخص دوستانہ امداد دیتا ہے جس کو وہ قبول کرکے قربانی پر خرچ کرتا ہے یہ ہے سوال کا مطلب۔ جواب کا مدار اس پر ہے کہ پہلے یہ امر تنقیح کیا جائے کہ صورت مرقومہ میں جو روپیہ کسی سے بطور احسان یا بطور قرض اُس نے لیا ہے وہ اُس کی جائز ملک ہے یا نہیں؟ یقیناً اس کی ملک ہونے میں کسی کو شک نہ ہوگا تو پھر اُس سے قربانی خریدکردہ کے جواز میں کیا شک ہے؟ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

بھلا یہ بھی کوئی بڑی شرافت ہے

ہمارے دوست پنڈت بھوجدت جی (مسافر آگرہ) عرصہ سے بیمار ہیں علالت دیرپا ہونے کی وجہ سے آپکو آگرہ سے شملہ تبدیل آب وہوا کے لئے لے گئے ہیں آپکی علالت کی خبر اخبار مسافر میں پڑھکر خاکسار نے بھی عیادت کا خط لکھا جس کا جواب اونکے صاحبزادے نے قلمی بھی دیا اور اخبار میں درج کیا جو یہ ہے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرافت جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں آجکل پنڈت جی کی مزاج پرسی کے لئے چاروں طرف سے خطوط آرہے ہیں جن میں بہت سے خطوط آریہ سماج کے برگزیدہ لیڈروں۔ اخبارات کے معزز اڈیٹروں اور ملک و قوم کے برگزیدہ سیوکوں کے شامل ہیں۔ اور ہم تہ دل سے ان سب بھائیوں و بزرگوں کے بے حد مشکور ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث کے مشکور ہیں جن کی طرف سے آج خط ہمیں موصول ہوا ہے۔

ناظرین سے یہ امر مخفی نہو گا کہ مولوی ثناء اللہ

AsliAhleSunnet.com

صاحب آج آریہ سماج کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ اور گذشتہ دس سال سے ہماری و آپ کی تحریری و تقریری مٹھ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔ بسا اوقات مذہبی مباحثوں میں ایک دوسرے کے قلم و زبان سے سخت الفاظ بھی نکل جاتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو عرصۂ دراز سے محسوس کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب آریہ سماج کے کمینہ مخالفوں میں سے نہیں ہیں بلکہ بالطبع شریف و خلیق انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ جس وقت طلبی ضمانت کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے اُنکا اخبار بند ہو گیا تھا ہم نے دلی درد کے ساتھ اس طلبی ضمانت کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا تھا۔ بہرحال ہم اس عنایت کے لئے مولوی صاحب کا دلی خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ ملک کے مختلف مذاہب کے مدعی ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں پریم و پریتی کے تعلقات پیدا کرنے میں مولوی صاحب کی مثال سے سبق حاصل کرینگے۔ (مسافر آگرہ ۱۳ر نومبر)

اہلحدیث ۔ کسی مخالف مذہب کی بیمار پرسی کرنا یا اوس کی عیادت کو جانا اخلاق نبوت میں ادنے درجہ کی سنت ہو مگر چونکہ آجکل ہم لوگوں کے جو مذہبی آدمی کہلاتے ہیں اخلاق اس قدر گر گئے ہیں کہ اتنا معمولی کام بھی زمانہ کے لحاظ سے بڑا سمجھا جاتا ہے سو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے ورنہ مذہب تو یہ سکھاتا ہے ؎

ہندو سے لڑیں نہ گبر سے بیر کریں
شر دیکھیں اور شر کی عوض خیر کریں
جو کہتے ہیں یہ کہ ہے جہنم دنیا
وہ آئیں اور اس بہشت کی سیر کریں

جہاد وید
ویدوں سے جہاد کا ثبوت ۔
قیمت ۲ر نیچ

ایک سو ساٹھ روپیہ انعام منجانب انجمن اہلحدیث مراد آباد

امابعد اہل بصیرت پر واضح ہو کہ دینی احکام کا اعتبار خاصۃً سند پر موقوف ہے۔ اگر دین میں سند نہوتی تو سارا کارخانۂ دین درہم و برہم ہو جاتا۔ دنیا میں یہ فخر بجز اہل اسلام کے کسی کو حاصل نہیں۔ جمیع علماء متقدمین و متاخرین اس پر متفق ہیں۔

چونکہ مولوی قدرت اللہ صاحب مراد آبادی رسالہ ابصار صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں حضرت کی محبت کی پہچان آنحضرت کا اتباع ہے کہ مقلدین کو بدرجہ اَتم حاصل ہے انتہے۔ اور مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی رسالہ فرائد النور فی جرائد القبور صفحہ ۱۴ میں فرماتے ہیں۔ ہم تو حضور ہی کو مقتدا جانتے ہیں اور حضور ہی کے افعال شریفہ کا اتباع کرتے ہیں انتہی۔ لہذا حسب مشورہ مولانا تھانوی خصوصًا ہر دو صاحبان اور عمومًا جملہ مقلدین احناف سے گذارش ہے کہ اگر آپ لوگوں کی نماز (جو اعظم العبادات ہے) حسب افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تو مسائل مندرجہ ذیل کو اگر کسی حدیث صحیح بلکہ حسن لذاتہ سے ہی بنص صریح ثابت فرما دیں تو فی مسئلہ حق المحنت بطور انعام بیس۲۰ روپیہ دیئے جاوینگے جو ہر طرح بذریعہ عدالت بھی وصول فرما سکتے ہیں۔

(۱) وقت ظہر کا دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا۔

(۲) حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع فرمانا۔

(۳) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہری نماز میں آمین آہستہ فرمانا۔

(۴) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رفعیدین بوقت جانے رکوع اور سر اُٹھانے رکوع کے نہ کرنا۔

(۵) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زیر ناف نماز میں ہاتھ باندھنا۔

(۶) حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت نکرنا (یعنے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر نہ کھڑا ہونا)

(۷) حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قعدہ سلام والے میں تورک نکرنا (یعنے بایاں قدم نکالکر زمین پر نہ بیٹھنا)

(۸) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنے میں بیچ کا قعدہ کرنا۔

تنبیہ ۔ اگر جواب نہو سکے تو عجز اپنا تحریر فرما کر ہم سے اوس کے خلاف میں بشرائط مذکورہ احادیث بلا معاوضہ طلب فرما سکتے ہیں ورنہ خاص اہل مراد آباد کے واسطے میعاد آخر ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ ہے بعد اس کے فرار سمجھا جائیگا البتہ اصحاب بیرونجات مہلت تحریر سے لے سکتے ہیں

المشتہر ۔ محمد ابراہیم ناظم انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد سبزی بازار چوک ۔

"نہر سویز"

آج کل جنگ کی خبروں میں نہر سویز کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اس لئے ناظرین کو اس عظیم الشان نہر کا حال معلوم ہو جانا چاہیئے۔

دنیا کے قدیم قانون بین الاقوام میں نہر سویز کی کوئی مثال پائی نہیں جاتی۔ اس لئے کہ اس قدیم زمانہ میں کوئی قانون نہ تھا جس کے مطابق نہر سویز پر عملدرآمد کیا جاتا۔ مگر ضرورت ایجاد کی ماں ہے اس کی ہستی نے اس کے لئے قانون بنا دیا جس کی بنا بہت کچھ عہد ناموں پر ہے۔ مسٹر لارنس مشہور مصنف اصول قانون بین الاقوام کی رائے ہے کہ چونکہ نہر سلطنت عثمانیہ کے حدود ارضی کے درمیان سے گذرتی ہے جس کی تہذیب کا

ل؎ ہم اس راہ میں آپ سے متفق نہیں ہم نے بارہا لکھا کہ آریہ سماج اسلام اور اہل اسلام کے ابر رحمت ہے پھر مخالف کیسے (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

معیار اہل فرنگ کے معیار سے بالکل مختلف ہے اس لئے دولت عثمانیہ کا پورا اور کامل اختیار اہل فرنگ کے تجارتی حقوق کو مدنظر رکھنے والا نہیں ہو سکتا"۔ لہذا ایک سلسلہ معاہدات کی ضرورت محسوس ہوئی جن کے مطابق نہر سویز کے متعلق ایک انوکھا قانون تیار ہوا۔ اور اس کی پیروی اب نہر پناما کے عہد نامہ (ہے پانسفورٹ ۱۹۰۱ء) میں ہوئی ہے۔

دنیا بھر کے انجینیروں کا اس امر میں اختلاف رائے تھا کہ اس جگہ کوئی نہر بنائی جا سکتی ہے ایک فریق اپنے اختلاف کو اس دعوے پر مبنی خیال کرتا تھا کہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کی سطح آب ایک دوسرے کے مساوی نہیں ہے۔ اسلئے نہر نہیں بن سکتی۔ ایم فرڈنینڈ لیسپس ایک فرانسیسی انجینیر نے آخرش بڑی جدوجہد اور تجربہ کے بعد نتیجہ نکالا کہ دونوں سمندروں کی سطح ایک ہے اور نہر کھودی جا سکتی ہے۔ ایک کمپنی بنائی گئی جس میں فرانسیسی اور انگریزی اثر بہت زیادہ تھا۔ خدیو مصر نے اس کمپنی کو کئی رعائتیں دیں۔ جن کی منظوری سلطان روم سے منگائی گئی۔ آخر نہر تیار ہو گئی اور ۱۸۶۹ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ یورپ۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی لحاظ سے اس نہر کی بڑی وقعت تھی۔ مگر دول یوروپ ۱۸۸۸ء تک کسی ایک بات پر قائم نہ ہو سکیں اور اس لئے کوئی عہد نامہ اس کے متعلق تیار نہ ہو سکا آئے دن فساد رہنے لگا اور آپس میں مختلف دول یورپ کی رنجش کا سامان پیدا ہو گیا۔ ۱۸۸۷ء اور ۱۸۸۸ء کی لگاتار کشمکش کے بعد اس مسئلہ کا حل ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ہوا۔ غیر جانبداری کا اصول اس نہر پر عاید کیا گیا اور عہد نامہ پر یورپ کی چھ بڑی سلطنتوں یعنی برطانیہ روس۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور آسٹریا نے دستخط کر دیئے۔ اور ساتھ ہی ٹرکی۔ سپین اور ہالینڈ نے بھی اس معاہدہ کو درست تسلیم کیا۔ اس وقت اگرچہ جاپان اور صوبجات متحدہ امریکہ اس عہد نامہ کے کوئی فریق نہ تھے مگر عملی طور پر ان دونوں طاقتوں نے بھی اس عہد نامہ کو تسلیم کر لیا۔ اور اس وقت سے آج تک اس عہد نامہ کا عملدرآمد ان کی رضامندی کا کافی ثبوت ہے۔

عہد نامہ کی شرائط کے بموجب یہ نہر امن اور جنگ دونوں حالتوں میں کھلی رہیگی۔ ٹرکی یا کسی اور طاقت کو اس کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ہر قسم کے جہاز خواہ جنگی ہوں یا تجارتی۔ خواہ وہ کسی طاقت کے ہوں۔ خواہ وہ جنگ کر رہی ہوں یا غیر جانبدار ہو اس نہر میں سے گذر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی لڑائی یا اس کے متعلق کارروائی نہر میں نہیں کی جا سکتی اور سمندر میں بھی تین بحری میل اسی طرح متبرک سمجھے جائینگے نہر کے دونوں دہانے روکے نہیں جا سکتے اور لڑنے والی طاقتوں کے جہاز اور ان کے گرفتار کئے ہوئے جہاز نہر یا اس کی بندرگاہوں میں کسی صورت میں بھی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اور کوئی فوج یا سامان حرب وہاں نہیں اتارا جا سکتا۔ اگر نہر کی ان شرائط کے متعلق کبھی کوئی اندیشہ ہو تو مصر اور روم کو اختیار ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے مناسب ذرائع استعمال کریں۔ مگر کسی صورت میں مستقل قلعے اس کے کناروں پر نہیں بنا سکتے۔ یا امن کے متعلق اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ سلطنت برطانیہ نے بھی مصر کے عجیب و غریب حالات ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے نہر پر عملی اختیار رکھا ہوا تھا۔ مگر ۱۹۰۴ء میں جو عہد نامہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان مراکش اور مصر کے متعلق ہوا اس کے بعد سلطنت برطانیہ نے دوبارہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۸ء کے عہد نامہ کی پابندی اپنے ذمہ لی۔

ان شرائط کی پابندی اب تک دول یورپ اور دیگر سلطنتوں کے درمیان ہوتی رہی ہے اور خیال یہ ہے کہ موجودہ اہم جنگی شورش میں بھی نہر سویز کے متعلق کسی قسم کی بے ضابطگی یا اقرار نامہ کی خلاف ورزی نہیں ہونے پائیگی

(ولیش)

اسلام اور جنگ

جس مذہب کا نام ہی لفظ صلح کا ہم معنے ہو۔ اس پر یہ اعتراض کہ وہ تلوار سے ہی بڑھا اور تلوار سے زندہ رہ سکتا ہے۔ بڑا ہی ظلم ہے۔ معترض اتنا ہی غور کریں کہ آخر کوئی شخص کوئی نام رکھتا ہے تو اس نام کے تجویز کرنے میں کوئی غرض اسکی ہوتی ہے۔ اگر درحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلوار کے ذریعہ سے ہی اپنا دین پھیلانے پر آمادہ تھے تو اس کا نام اسلام اُنہوں نے کیوں رکھا؟ سارا عرب تو ان کا پہلے دن سے ہی دشمن ہو چکا تھا کس کو دہوکہ دینے کے لئے اُنہوں نے اپنے مذہب کا نام اسلام یعنے صلح کا مذہب رکھا اور پھر غور کرو کہ آپ نے کیسی عجیب بنیاد صلح کی اسلام کے ذریعے رکھدی کہ آپنے کسی نبی کی نبوت سے انکار نہیں کیا بلکہ کل نبیوں پر ایمان لانا اسلام کا اصل الاصول قرار دیا۔ یہ وہ عظیم الشان کام مذہب میں صلح کی بنیاد رکھنے کا تھا جو کسی مذہبی پیشرو نے نہ آپ سے پہلے کیا اور نہ آجتک آپ کے بعد کیا بلکہ مہذب ممالک کی مذہبی آزادی درحقیقت اسلام کے باغ کا ہی ایک ثمر ہے۔ مذہبی پیشرووں کی یہاں تک عزت کی اس سے بڑھکر یہ کہ کسی قوم کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا کہنا جائز نہ رکھا

لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

پہلی مذہبی کتابوں کی بھی یہاں تک عزت کی کہ فِیْھَا ھُدًی وَّ نُوْرٌ کا مقام ان کو دیا اس سے بڑھکر صلح کی تعلیم ناممکن تھی۔ اور ناممکن ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر اسلام واقعی جنگ کی ضد ہے

[illegible] - توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ قیمت [illegible]

AsliAhleSunnet.com

اور اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے ایسی عظیم الشان امن و صلح کی بنیاد سب مذاہب میں اسلام نے رکھی۔ تو پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ کیوں کئے دنیا کی مہذب سے مہذب قوم آج یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ صلح پسند اور امن جو قوموں کو کبھی بھی ایسی مجبوری پیش نہیں آسکتی۔ کہ وہ کسی دوسری قوم سے جنگ کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں مگر یاد رکھو کہ جو معمولی ضرورتیں امن پسند اور صلح جو قوموں کو جنگ کے لئے پیش آجایا کرتی ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کو پیش آنے کے باوجود بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔ اور نہ ان ضرورتوں کو مجبوری کی حد تک پہنچی ہوئی ضرورتیں قرار دیا۔ امن کی خواہشمند قوموں کی عزت پر جب کوئی حملہ ہوتا ہے یا ان کی جائدادوں اور ان کے مالوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی تجارتوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی آزادی پر کوئی حملہ ہوتا ہو یا سب سے بڑھکر ان کی جانوں پر کوئی حملہ ہوتا ہو تو دنیا کی اصلاح میں بھی وہ باوجود امن پسند ہونے کے جنگ کی ابتدا کرنے میں حق بجانب سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان قوم پر مکہ میں برابر تیرہ سال تک ان تمام معاملات میں ایسے خطرناک حملے ہو چکے تھے کہ قریب تھا۔ کہ اگر مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑکر نہ بھاگ جاتے تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا ان کی نہ کوئی عزت باقی رہی تھی نہ ان کی جائیداد اور اموال ظالموں کے ہاتھ سے محفوظ رہے تھے نہ ان کی کوئی تجارت رہ گئی تھی۔ نہ اون کے لئے آزادی کا کوئی پہلو باقی رہگیا تھا اور نہ ہی اُن کی اُن کے بال بچوں اور ان کے بھائی بندوں کی جانیں محفوظ تھیں بلکہ بہت سے بڑے بڑے مظالم کے ساتھ مار ڈالے گئے تھے۔ پر ان باتوں پر مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت ہوتی رہی۔ یہ کس لئے؟ اس لئے کہ یہ سب باتیں اب تک اپنی عزت اپنے مالوں۔ اپنی تجارتوں اپنی آزادی اپنی حفاظت کے لئے تھیں اور اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ مسلمان اپنے نفوس پر ہر قسم کے دکھ اور مصیبتیں برداشت کرنا

سیکھیں ان کا چونکہ نام ہی مسلم یا ایک صلح پسند اور حق جو قوم تھا اور وہ نام ان کا اپنا تجویز کردہ نہ تھا بلکہ اس خدائے قادر کا تجویز کردہ تھا هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ جس نے انہیں حقیقی معنوں میں مسلم بنا کر دکھانا تھا اسلئے انہیں جائز نہیں دی گئی کہ وہ ان دکھوں ان مصیبتوں ان حق تلفیوں اور جانوں کے تلف ہونے پر اعلان جنگ کریں جنپر دنیا کی دوسری قومیں کرتی ہیں مگر آخر ان کو بھی میدان جنگ میں نکلنا پڑا کب اور کن حالات کے ماتحت ایسا کرنا پڑا اسپر قرآن سے بڑھکر کوئی شاہد نہیں۔ ابتدا میں جنگ کی اجازت کا ذکر دو موقعہ پر قرآن شریف نے فرمایا ہے ایک سورہ حج میں اور دوسرے سورہ بقر میں اور دونوں جگہ الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے سورہ حج میں تو یہ الفاظ فرمایا اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا (۲۲ - ۳۹ - ۴۰) ان لوگوں کو جن کے ساتھ جنگ کیا جاتا ہے اجازت دی جاتی ہے۔ (کہ وہ بھی جنگ کریں) کیونکہ ان کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو ناحق اپنے گھروں سے نکالدیئے گئے (اور انکا سوائے اس کے (کوئی قصور نہ تھا) کہ وہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ رکواتا تو صومعے اور گرجے اور عبادتخانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے ویران کر دیے جاتے"۔ اور سورہ بقر میں فرمایا۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۲: ۱۹۰) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ

جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور (ضرورت جنگ کی) حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور اس کے آگے فرمایا۔ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (۲: ۱۹۳) اور اُن کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور مذہب اللہ کے لئے ہو۔

اول دونوں مقامات سے ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے برداشت کر چکے تھے وہ اپنے گھروں سے بھی ناحق نکالے جا چکے تھے۔ مگر ان کو اپنی مصیبتوں کا انتقام لینے یا اپنے گھروں کے واپس لینے کے لئے جنگ کی اجازت نہیں دیگئی تھی۔ دوئم یہ کہ ان کا جنگ کرنا اب اپنے لئے نہ تھا بلکہ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں تھا اور دوسری جگہ اسی مطلب کو ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ اگر اب بھی جنگ کی اجازت نہ دیجائے۔ تو تمام مذاہب کے مقدس مقامات برباد کر دیئے جائیں گے۔ سو مسلمانوں کا جنگ اپنے مال و جان اپنی عزت اپنی تجارتوں کی حفاظت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ان مقامات کو جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں ویرانی سے بچانے کے لئے تھا اور اسی کا نام فی سبیل اللہ رکھا ہے۔ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ کے الفاظ سے اور فی سبیل اللہ کہنے سے جتایا ہے کہ مسلمانوں کا جنگ اپنی قومیت کے لئے بھی نہیں بلکہ سب قوموں کے یکساں بھلے کے لئے اور صرف اسی قوم کے خلاف ہے جو تمام قوموں کی مذہبی آزادی کو برباد کر کے اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے۔ جو یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ لوگ کلمۂ حق منہ سے کہہ سکیں بلکہ کسی کلمۂ حق کو اپنی کسی غرض یا فائدہ کے منافی خیال کر کے ایسے کلمہ حق منہ سے نکالنے والے لوگوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہتی ہے۔

سوئم دونوں آیتوں میں ایک جگہ يُقٰتَلُوْنَ فرمایا اور دوسری جگہ اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

AsliAhleSunnet.com

فرماکر یہ حکم دیا ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور ان کو دنیا سے نیست ونابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں کہ اپنے مخالفوں سے جنگ کی ابتدا کریں۔ بلکہ پہلے مخالف جنگ شروع کریں تو اس کے بعد مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ہے۔ باوجودیکہ تمام واقعات پیدا ہو چکے تھے۔ جن کی وجہ سے جنگ ضروری ہو چکی تھی۔ پھر بھی اسلام کو جنگ کے ساتھ اس قدر نفرت تھی۔ کہ اب بھی یہی حکم ہوتا ہے کہ مخالف جنگ شروع کریں۔ تو تم جنگ کرو ورنہ اب بھی رُکے رہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر فرمایا کہ اگر جنگ شروع کر دینے کے بعد وہ رُک جائیں اور جنگ کرنا ترک کر دیں تو تم بھی رُک جاؤ اور ان کی ساری زیادتیوں کو معاف کر دو۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۲: ۱۹۲)

چہارم جنگ کے اندر جنگی ضروریات سے بڑھکر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے روکا۔ لَا تَعْتَدُوْا ایک قوم جو طرح طرح کے دکھوں اور مصیبتوں کا شکار ہو چکی تھی۔ ممکن تھا کہ فتح اور غلبہ کے وقت وہ اپنی مصائب کا انتقام لینے کے لئے دشمن پر کوئی زیادتی کر بیٹھے۔ اس سے روکا اسی بنا پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جانشین اپنی فوجوں کو یہ ہدایت دیتے رہے۔ کہ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، راہبوں وغیرہ کو جنگ میں قطعًا نہ چھیڑا جائے۔ ثمردار درخت نہ کاٹے جائیں۔ گھر نہ جلائے جائیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے ارتکاب سے کئی مہذب قوموں کا دامن آج بھی آلودہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ مظلوم ہو کر نہیں بلکہ ظالم ہو کر جنگ کرتے ہیں ان کو کوئی دکھ دینے والا نہیں بلکہ وہ دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ جن سے اٹلی کے خونخوار مظالم طرابلس ہیں۔ یا بلقانی ریاستوں کے وحشیانہ مظالم ٹرکی کی پردہ نشین عورتوں اور معصوم بچوں پر۔ یا جرمنی کا بلجیم کے شہروں کو جلانا اور بچوں اور عورتوں تک کی مصائب کا لحاظ نہ کرنا۔

پنجم جنگ کی غرض یہ نہ تھی کہ کسی قوم کو مفتوح اور مغلوب کر لیں یا کسی پر اپنے رعب کا سکہ بٹھائیں بلکہ صرف یہ کہ فتنہ باقی نہ رہے امن پسند مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو کلمہ حق کہنے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔ گرجے، مسجدیں اور دوسرے مذاہب کے عبادتخانے سب یکساں محفوظ ہوں اسی کا نام يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ رکھا ہے اور یکون الدین کے جو معنے بعض لوگوں نے یہ کئے ہیں کہ سب لوگ اللہ کا دین یعنے اسلام قبول کریں وہ نہ صرف قرآن کریم کے دوسرے مقامات کے خلاف ہیں بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ آپنے یہ معنے انکو کبھی نہیں سمجھے مثلًا اسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ اگر یہ لوگ جنگ سے رُک جائیں تو تم ان کو سب کچھ معاف کر دو اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا کہ اگر یہ صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم سب صلح کے لئے جھک جاؤ۔ پس اگر اسلام قبول کرنا شرط ہوتی۔ تو یہ ہدایات جو اس کی منافی ہیں کیوں دیجاتیں سب سے بڑھکر یہ کہ سورہ حج میں جنگ کی آخری غرض یہ لکھی ہے کہ گرجے اور دوسرے عبادتخانے اور مسجدیں سب یکساں ویرانی سے بچائے جائیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے صلح کی حالانکہ انہوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہاں تک شرط کر لی تھی کہ کفار میں سے کوئی مسلمان ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جائے تو آپ اسے اپنے پاس نہیں رکھیں گے اور مسلمانوں میں سے کوئی کفار سے جا ملے تو کفار اسے واپس نہیں کرینگے۔ پس ان تمام آیات اور ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ کے یہ معنے کہ سب لوگ اللہ کا دین قبول لیں غلط اور قرآن کریم کے صریح مخالف ہیں۔

ان تمام امور سے معلوم ہوگا کہ گو اسلام کو جنگ کرنی پڑے مگر یہ اس غائیت درجہ کی مجبوری میں جائز رکھے گئے۔ جب اور کوئی صورت قیام امن کی باقی نہ رہی۔ اور چونکہ قیام امن اسلام کے اصل اغراض میں سے تھا اسلئے صرف اسی ایک غرض کے لئے جنگ کی اجازت دی اور اسی قیام امن کی حد تک جنگ کے جاری رکھنے کا حکم دیا اور کسی وقت اس غرض کے حاصل ہو جانے کی صورت میں جنگ کو روک دینے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوگا کہ واقعی اسلام صلح کا نام ہی ہے البتہ صلح اور امن کے قائم کرنے کے لئے جو ضرورتیں پیش آئیں۔ اور جو کچھ بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ اسلام کے اس مفہوم کے منافی نہیں۔ (پیغام صلح)

ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے

آجکل چونکہ ترک برسر جنگ ہیں اسلئے ہر ایک انجمن سوسائٹی اور اخباراون کی نسبت اظہار رائے کر رہے ہیں مرزائی اخباروں نے مندرجہ ذیل راء ظاہر کی ہے۔

لاہوری پارٹی کا آرگن "پیغام صلح" لکھتا ہے:-

"الٰہی دنیا کے ان زلزلوں اور ہلاکتوں میں ہماری حفاظت فرما اور ہم سے کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہماری ہلاکت و بربادی اور تیرے دین کی ذلت کا موجب ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ ترکوں کی تباہی تیرے دین کے لئے مفید ہے یا مضر۔ اگر ترکوں کا وجود اسلام کے لئے مضر ہے تو اون کو ضائع ہونے دے اور اگر اسلام کے لئے اونکا وجود مفید ہے تو ایسے سامان کر کہ وہ دنیا میں قائم اور سلامت رہیں"

قادیانی جماعت کا آرگن الفضل لکھتا ہے:-

AsliAhleSunnet.com

ترکوں کی حالت جبکہ اس درجہ نیچے گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہیں تو اون کو مسلمان کہنا یا اُن کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی! اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو۔"

اہلحدیث۔ الفضل کا فیصلہ بہت صاف ہے کہ ترک مسلمان ہی نہیں۔ مگر الفضل کا یہ فیصلہ خاص ترکوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ کل دنیا کے حق میں ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں غرض سے

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ایک مرزائی کے سوال بغرض جواب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و مزاج شریف کے بعد عرض ہے کہ ایک شخص احمدی مندرجہ ذیل سوالات کرتا ہے اور اس شرط پر جواب طلب کرتا ہے کہ اگر مجھے جواب ملجاویں تو میں مرزائیت سے تائب ہوجاؤں گا۔ اِس لئے آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلدی تحریر فرماویں اور نیز تحریر فرماویں کہ جو مباہلہ آپکے اور مرزا کے مابین ہوا ہے وہ بدر اخبار میں کس تاریخ کے پرچہ میں ہے اور سنہ کونسا ہے اور وہ پرچہ کہیں سے مل بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر اور کہیں سے نہ ملے تو آپ دکھا سکتے ہیں یا نہیں ضرور مہربانی فرما کر جلدی جوابات سے مطلع فرماویں کیونکہ اس مرزائی کے سے میری شرط ہے اور دن تھوڑے باقی ہیں اگر کوئی رسالہ اس بارے میں ہو تو بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جو قرآن مجید و حدیث صحیح سے ثابت ہے اس پر ایک مرزائی یہ سوال پیش کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ کس حیثیت سے نازل ہونگے آیا اپنی اصلی حیثیت سے یا اس سے تنزل ہو کر یا ترقی پا کر یا ان تینوں صورتوں سے علیحدہ کسی دوسری حیثیت پر۔

(الف) اگر اصلی حیثیت سابقہ پر نزول فرماوینگے تو امت محمدیہ سے انکا کوئی تعلق نہ ہوگا وہی کتاب انجیل اور وہی ان کی امت نصاریٰ اور وہی رسالت و نبوت جس کا تعلق صرف بنی اسرائیل یہود سے تھا انکو ملے گی کیونکہ سابقہ اصلی حیثیت تو ان کی یہی تھی

(ب) اگر اس سے تنزل ہو کر آویں تو منجملہ افراد محمدیہ کے ایک امتی ہونگے اور اپنی اصلی حالت نبوت و رسالت سے بلا قصور معزول ہوجائیں گے اور اس طرح معزول ہونا بخلاف قرآن مجید ہے دیکھو جَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ۔ لہذا وہ نبی سے امتی نہیں ہو سکتے۔

(ج) آپ لوگ جو یہ فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے امت محمدیہ میں داخل فرمائیو چونکہ وہ دعا انکی قبول ہوگئی تھی اس لئے وہ اس امت میں داخل ہونگے تو یہ سخت غلطی ہے کوئی نبی بلکہ ادنیٰ مومن بھی کبھی تنزل کی دعا اپنے حق میں نہیں کرتا تو پھر مسیح علیہ السلام کو باوجود مستقل رسول صاحب امت ہونے کے کیا پڑی کہ وہ اپنے حق میں تنزل کی دعا کرتے کیا وہ اپنی اصل رسالت کو افراد محمدیہ سے کم خیال کرتے تھے اگر یہی امر ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو اپنے امتی ہونے سے کیا کام مجھ تو اب نہیں امت محمدیہ میں داخل فرمائیو

(د) اب تیسری حالت انکی ترقی کی ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ پہلے تو انکا دعویٰ تھا کہ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ اور پھر دعویٰ کریں کہ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ مگر اس حالت میں علاوہ ایک جدید رسالت ملنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت جو انکا عقیدہ خاتم النبیین ہونے کا ہے اس کا کیا حشر ہوگا۔ اور بعد نزول حضرت عیسیٰ ع کے اس بشارت کے کیا معنے ہونگے۔ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کیا آپکے بعد پھر احمد تشریف لاوینگے۔

(۲) لوازمات رسالت و نبوت سے ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام انبیاء کے پاس آتی ہے اور ایسی وحی پر ایمان لانا ہر ایک مومن کا فرض ہے اور نبی کی ایسی وحی کا منکر کافر ہوجاتا ہے اور یہ وہ خاصہ ہے جو بصورت موجودگی نبوت و رسالت کسی نبی سے دنیاوی زندگی میں علیحدہ نہیں ہوتا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول پر اگر رسالت و نبوت سے معزول نہ ہونگے تو خداوند تعالیٰ کی وحی جلی متلو بذریعہ ملک جبرئیل ان کے پاس آئیگی یا نہیں اگر آئیگی تو اس پر تمہارا ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں اور بصورت انکار اس وحی کے تم لوگ کافر کہلاؤگے یا نہیں۔ اگر کافر کہلاؤگے تو جبکہ قرآن مجید کی وحی پر ایمان لانیکے بعد بھی کفر سے نہ بچے تو ایسی صورت میں بعد نزول قرآن وحی و نبوت کا سلسلہ جاری ہوا یا نہیں۔ اگر جاری ہوا تو اسپر ایمان لانا بھی ضروری ہوا اور اس کے انکار سے کفر بھی لازم آیا تو بتاؤ تمہارا قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوا کیونکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آمد ثانی پر جو وحی نازل ہوگی اس کے انکار سے تم کافر ہوجاؤگے۔ اگر ایمان لانا ضروری نہیں یا ان پر جبرئیل وحی نہیں لائینگے تو معلوم ہوا کہ وہ نبوت سے بھی معزول ہوں گے اور منجملہ امت محمدیہ کے ایک صوفی درویش ہوں گے جنکو درویشانہ اور صوفیانہ معمولی الہام کبھی ہوجایا کرے گا مگر وہ وحی یا نبوت نہ ہوگی اور نبوت سے معزول ہونگے۔

(۳) مسیح ابن مریم کی زبان تو عبرانی یا سریانی تھی اور شریعت محمدیہ و قرآن مجید عربی زبان میں ہے لہذا جبکہ وہ نازل ہونگے تو اس غیر زبان کو جو ان کے لئے اجنبی ہے اس عالم اسباب میں کس طرح حاصل کرینگے۔ آیا آسمان سے ہی عربی زبان سیکھ آئیں گے یا بذریعہ جبرئیل ان پر دوبارہ قرآن مجید

جنگ یورپ کے اثرات

شروع شروع میں جب قیصر جرمنی نے فرانس پر چڑھائی کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ تو مدبران یورپ کو یہ امید نہیں تھی۔ کہ یہ جنگ بہت زیادہ طول پکڑے گی۔ اور اسکے تیز رو آتش کے شعلے دور دور تک پھیل کر ایک ہیبت ناک صورت پیدا کر دینگے۔ اور یہ اسکا اثر ملک کی تجارت پر خصوصیت سے بہت برا پڑیگا۔ مگر جوں جوں دن گذرتے گئے۔ یہ گتھی بجائے سلجھنے کے زیادہ پیچیدہ ہوتی چلی گئی اور اپنے مضر اثرات کی وجہ سے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناگوار اثر ڈالنے کا موجب و مرتکب ہوئی۔

جرمنی۔ روس۔ فرانس۔ آسٹریا وغیرہ ممالک کی تجارت پر جو اسکا برا اثر پڑا ہے۔ اسکی تلافی تو وہ مدتوں تک نہ کر سکیں گے۔ اور بعد میں انکو معلوم ہوگا۔ کہ یہ بیوپار انکا سود مند تھا یا نہ۔ لیکن ہندوستان جو پہلے ہی بہت کچھ آئے دن کے قحط۔ بیکاری اور بیماری کی وجہ سے بیجان وادموا ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تو یہ جنگ مرتے کو مارے شاہ مدار کا مصداق ثابت ہو رہی ہے تجارت کی راہیں مسدود ہیں۔ کاروبار میں تغیر واقع ہو رہا ہے۔ قحط کا یہ عالم ہے۔ کہ امرتسر جیسے شہر میں جو پنجاب کی تجارتی منڈی ہے۔ آٹا سات سیر۔ گوشت تین سیر اور دودھ چار سیر فی روپیہ بک رہا ہے۔ جو غریب طبقہ کے لئے بالکل ناقابل برداشت ہے۔ دوسرے مقامات کی حالت کا اندازہ آپ کر لیں۔

قحط کی سختی آدمی برداشت کر سکتا ہے۔ اگر کاروبار اچھا ہو اور تندرست ہو۔ بیماری کی تکلیف جھیل سکتا ہے اگر گرانی کا دودوہ نہ ہو۔ اسی طرح بیکاری کے برے ایام بھی آدمی اس امید پر کاٹ لیتا ہے۔ کہ کسی دوسرے وقت میں یہ خسارہ پورا کرے گا۔ بشرطیکہ صحت ہو۔ و شکم سیری ہوا ہے۔ لیکن قحط۔ بیکاری اور پھر موسم سرما کے چھوٹے چھوٹے دن جب اکٹھے ہو جاویں تو غریب مسلمانوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ جو بدقسمتی سے ہر دن چڑھے اٹھنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اور توکل کے انتہائی پہلو پر اسقدر عامل ہیں کہ صبح کی کمائی سے کچھ شام کو اور شام کی کمائی سے صبح کے لئے بچانا ہی نہیں چاہتے

اسوقت غریب ہندوستانیوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ قحط کی سختی اور بیکاری کیوجہ سے خورد و نوش اور پوشش کا سامان میسر آنا تو درکنار ایندھن کی تکلیف ہی کچھ کم اضطرابی و بیچینی کا باعث نہیں ہے۔

چونکہ ہماری سہل انگاریوں اور راحت طلبیوں کیوجہ سے ہندوستان کے اندر اپنی صنعت و حرفت تلف ہوتے ہوتے محض برائے نام رہ گئی ہے۔ اور ہماری زندگی کا مدار اور ہماری معاش کا انحصار یورپ کی توجہ اور فراغت ہے اور یورپ بوجہ جنگ کے خود معذور و مجبور ہے۔ اسلئے کاروباری لوگ خصوصاً اور ان سے تعلق رکھنے والے عموماً ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور منتظر ہیں۔ کہ کب جنگ ہٹے۔ اور وہ کچھ روزی کما کر کھانے کے لائق ہوں۔

یہ جنگ جو دن بدن بے اندازہ پھیلتی چلی جا رہی ہے نہ معلوم کب تک طوالت کھینچے۔ اور کیا کیا تغیرات پیدا کرے۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ منتظمان حکومت گرانی سے کم از کم ہندوستانیوں کو محفوظ رکھیں۔ اور کچھ ایسے ذرائع مہیا کر دیں۔ جن سے قحط اور بیکاری کی تکالیف کا قرار واقعی انسداد ہو جائے۔ خدا رحم فرماتے۔

عیسائی اخبار نور افشاں کیا کہتا ہے؟

لدھیانہ کا عیسائی اخبار مذکور صفحہ پر کہتا ہے:-

"فن حرب کے ماہرین اس امر پر متفق ہیں کہ ایک ہی جگہ پر قایم ہونا اور اپنے مقام کو صرف محفوظ رکھنے کی کوشش اور تجاویز کرنا خواہ وہ کیسی ہی پرتفنن کیوں نہ ہو۔ جنگ میں ہزیمت پانے کی نشانی ہے کسی کا قول اور نصیحت ہے۔ کہ ہوشیار ہو۔ جو مقام تمہارے قبضے میں ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ آگے نہ بڑھو۔ ایک دوربین اور تجربہ کار اور خیر اندیش عالم نے یوں کہا۔ آگے نہ بڑھنے سے مراد پیچھے ہٹنا ہے۔ اور زیادہ محکم مقامات کو فتح نہ کرنا اسکو ہاتھ سے گنوا دینا ہے۔ جو اپنے قبضہ میں ہو۔ جو چیز ہمارے پاس ہے۔ اسکی شرط یہ ہے۔ کہ ہم اور زیادہ حاصل کریں۔ اور اسکو بھی اپنی ملکیت بنالیں۔ ہر ایک قدم جو آگے بڑھتا ہے۔ وہ حملہ کن بچاؤ ہے۔" (نور افشاں ۱۴ دسمبر)

وزیر انگلستان کا تاسف

قیصر جرمنی نے پچھلے دنوں ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ انکو الہام ربانی ہوتا ہے۔ قیصر جرمنی کے اس دعوے اور کلمے پر مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان نے ریمارک کرتے ہوئے یہ فقرات اضافہ کر دیے تھے۔ کہ یہ دعوے حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ... کے تیرہ سو سال بعد آج قیصر ولیم نے کیا ہے۔ اس تشبیہ سے قدرتاً اہل اسلام کو سخت صدمہ پہنچا تھا۔ اور وہ منتظر تھے۔ کہ اس کی تلافی کب اور کس طرح کی جاتی ہے۔ ہم کو مسرت ہے کہ لنڈن مسلم لیگ نے مسلمانان عالم کے خیالات سے مسٹر موصوف کو مطلع کیا۔ اور ہز ہائینس سر آغا خاں نے ایک تقریر میں اسپر اظہار نفرت کرنے کے علاوہ خود بھی ان سے اسی معاملہ کے متعلق ملاقات کی جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صاحب موصوف کے سکرٹری نے مسلم لیگ سے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ جلدی کی حالت میں انہوں نے ایسے الفاظ کہے جن سے مسلمان رعایا کے جذبات کو صدمہ پہنچا ہوگا۔ اور انہوں نے لیگ کو یقین دلایا ہے۔ کہ مسلمان رعایائے سلطنت کی دل آزاری سے زیادہ کوئی چیز ان کے خیال سے بعید نہیں ہو سکتی خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ وہ ایسے شاندار طریقہ پر (برطانوی) جھنڈے کی حمایت کے لئے اٹھے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے نہ صرف اپنی تقریر میں سے وہ الفاظ جن پر اعتراض تھا نکلوا دئے ہیں۔ بلکہ فوراً ہدایت کی ہے۔ کہ تقریر کی وہ اشاعت آئندہ فروخت نہ ہو جس میں یہ الفاظ مندرج ہیں۔ آہ

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

مسلمان ندارد

لاہور میں دو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی اسامیوں کے لئے جو امتحان مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں لالہ کلونت رائے ایم اے۔ ایل ایل بی۔ اور بھائی اقبال سنگھ بی اے کامیاب ہوئے ہیں۔ افسوس کہ مسلمان ایک بھی نہیں۔ مسلمان جو دینیات میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں وہ

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

ملک کی مذہبی حالت اور اہلحدیث کانفرنس سے خواہش

کسی انجمن یا سوسائٹی کی ترقی کے لئے یہ ابتدائی مرحلہ ضروری ہے۔ کہ جو کام اوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اوس کی ضرورت ملک میں عام طور پر ہو۔ دوسرے قوم کی توقعات اس انجمن سے ہوں۔ الحمد للہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے یہ دونوں مرحلے طے ہیں۔ ملک میں توحید و سنت کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور قوم کو اس کانفرنس سے توقع بھی ہے۔ چنانچہ خط مندرجہ ذیل اس کی شہادت دیتا ہے۔ میرے ایک مکرم ذی علم دوست لکھتے ہیں:۔

حامداً و مصلیاً

مولنا مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ! اما بعد طالب خیریت بخیریت۔ وقت سے خیریت مزاج سے مسرور نہیں ہوا۔ میں ایک مدت سے متواتر دورہ تحصیل مصروف ہوں۔ ایک ضروری تقریب میلہ پر اگر ہو سکے تو کانفرنس اہلحدیث کا واعظ ضرور بھیجیں۔ میلہ بمقام شاہ صادق ٹھنگانہ متصل اسٹیشن وریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں ہوتا ہے۔ مختصر کیفیت میلہ مذکورہ یہ ہے کہ گدی نشین مجرد ہوتا ہے۔ جو ایک عورت طوائف بلا نکاح بٹھا لیتا ہے۔ میلہ کے موقع پر اہلکے قریب مشہور مشہور طوائف ملتان جھنگ شورکوٹ۔ لاہور وغیرہ سے چاند کی پہلی تاریخ کو پہنچ جاتی ہیں جن کو فقیر صاحب کی طرف سے خرچ خوراک مکلف ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے معزز زمیندار ذیلدار وغیرہ جمع ہوتے ہیں۔ تحصیل اور ضلع کے بعض اہلکار بھی شریک ہوتے ہیں۔ صبح سے شام اور شام سے فجر تک بعد دیگرے باری باری سے مجرا ہوتا ہے فقیر صاحب رنڈیوں کا بدرہ آگے رکھ لیتے ہیں اور ہر ایک پر نثار کرتے ہیں۔ شرکاء مجلس بھی حسب حیثیت فراخدلی سے خرچ کرتے ہیں۔ دس تاریخ کو میلہ ختم ہوتا ہے اور ہر ایک طوائف کو انعام اکرام دیکر رخصت کیا جاتا ہے۔ گدی کی آمدنی سالانہ قریباً ...... ہزار کے قریب ہے۔ جو کنجروں کی ملک ہے۔ یہ میلہ گویا اوس بزرگ مرحوم کی شادی کی رسومات کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ صاحب مزار مجرد تھے غرض دنیا بھر میں کوئی فسق و فجور کا ایسا مجمع نہیں ہوگا۔ فقیر کا ذاتی خرچ میلہ پر قریباً آٹھ دس ہزار روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ نذر۔ چڑھاوا وغیرہ کی اوس گدی پر رسم نہیں بلکہ خود فقیر صاحب ہر ایک مہمان کو خلعت دیکر رخصت کرتے ہیں غرض مفصل تو آپ کا واعظ رپورٹ کرے گا۔ مگر دنیا بھر میں یہ ایک فسق و فجور کا خاص مجمع ہے میں ایک دو سال ایک دو واعظ لیکر گیا۔ مگر واعظ طامع تھے۔ جو بغیر طمع کے جانا اور امر بالمعروف کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ اس لئے ملتمس ہوں۔ کہ اگر آپ اپنے تنخواہ دار واعظ بھیجیں ...... بقول آپکے اپنا کھائیں اور اپنا گائیں۔ تو یقیناً حق تبلیغ پورا ہو۔ اکثر اہل اسلام علماء کی آمد سنکر بھی آتے ہیں

(فقط محمد محبوب عالم)

(اڈیٹر) اب تو وقت گذر گیا۔ آئندہ سال انشاء اللہ کیا جاویگا

سفیر کانفرنس اہلحدیث کا دورہ

مولوی عبد الستار حسن صاحب سفیر کانفرنس اہلحدیث ۲۵- اکتوبر یکشنبہ کو بدایوں اس خیال سے تشریف لائے تھے۔ کہ میلہ موضع ککوڑے میں تبلیغ کریں لیکن اس خیال کو بچند وجوہ و مصالح ملتوی کرتے آپ سہسوان تشریف لائے۔ یہاں آکر آپ نے ۲۶- اکتوبر دوشنبہ کو بوقت صبح مسجد غلام علی شاہ صاحب مرحوم میں تبلیغ و اتفاق کے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین جلسہ آپکی خوش بیانی کے گرویدہ ہوگئے۔ بعد عصر آپ نے منشی سید انوار احمد صاحب کے مکان پر ایک جماعت کثیرہ کے روبرو صوم و صلوۃ کا بیان فرمایا۔ یہاں عورتوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپ محلہ بیچے یقین محمد مکان بشیر علیخاں پر تشریف لے گئے۔ آپکے انتظار میں مردوں اور عورتوں کا گروہ پہلے سے بیٹھا تھا۔ آپنے پہنچتے ہی توحید کا بیان شروع کر دیا۔ لوگوں کی گرویدگی کا ہی یہ باعث تھا۔ کہ متواتر دو ڈھائی گھنٹہ تک جمے رہے۔ ۲۷- اکتوبر سہ شنبہ کو صبح کے وقت مولوی سید جمیل احمد صاحب کے مکان پر طہارت و نماز و قربانی کے مسائل و احکام کا بیان فرمایا۔ یہاں بھی مرد و زن کی ایک معتد بہ جماعت موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپنے محلہ بیچے یقین محمد میں شیخ محمد حنیف صاحب کے چوپال پر بیان فرمایا جس میں مختلف مسائل کا ذکر ہوا۔ ۲۸- اکتوبر چہارشنبہ کو میر بادی علی صاحب رئیس قاضی محلہ کے یہاں آپنے نہایت مدلل بیان اتباع سنت کے متعلق فرمایا۔ پھر بعد عشاء آپنے محلہ چاہ شریں میں وعظ فرمایا جس میں علم غیب و تعزیہ و قبر پرستی وغیرہ شرک و بدعت پر ایک تنقیدی بحث کی۔ ۲۹- اکتوبر پنجشنبہ کو آپ موضع خیرپور پہنچے۔ وہاں جاکر آپ نے لوگوں کو نماز و توحید کی تلقین فرمائی ۳۰- اکتوبر جمعہ کو جامع مسجد سہسواں میں خطبہ میں قیامت و آخرت کا مختصراً بیان فرمایا۔ پھر اسی روز بعد عشاء قاضی نہال حسن صاحب کے مکان پر توحید و نماز کا وعظ فرمایا۔ چونکہ یہاں عورتوں کی ایک کثیر جماعت شامل تھی۔ اسلئے پردہ کے متعلق بھی آپنے اچھی بحث کی۔ ۳۱- اکتوبر کو آپنے مجمع کثیر کے ساتھ نماز عید اضحیٰ ادا فرمانے کے بعد خطبہ میں توحید و قربانی کے متعلق بقدر مناسب بیان کیا۔ ۲- نومبر دوشنبہ کو محلہ محی الدین پور میں دو گھنٹہ تک توحید و نماز کا بیان کیا جس کے اثر سے چند بے نماز تائب ہوگئے۔ ۳- نومبر کو آپ موضع باندپور بنگلہ سہسوان تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپنے بعد عشاء تمام لوگوں کو جمع کرکے توحید و نماز کی تلقین فرمائی۔ اور قبر پرستی وغیرہ کا رد کیا ۴- نومبر کو موضع بھوانی پور میں بعد عشاء توحید و نماز وغیرہ کا بیان کیا۔ ۵- نومبر پنجشنبہ کو موضع مصطفےٰ آباد میں توحید و عمل بالحدیث کی تبلیغ کی۔ اور سود کی

AsliAhleSunnet.com

حرمت اور اس سے نفرت بیان کی۔ ۶۔ نومبر کو موضع رفعت پور ڈاکخانہ دیگواں میں خطبہ جمعہ میں تھوڑا سا وعظ کہا۔ صرف قرآن وحدیث کا بیان تھا۔ ۷۔ نومبر کو موضع سرسول میں توحید ونماز وپردہ کے متعلق مبسوط ذکر کیا۔ ۸۔ نومبر کو واپس سہسوان آئے۔ ۹۔ نومبر کو خطیب منظور حسن صاحب کے مکان پر توحید وسنت کا بیان فرمایا جس سے مالک مکان ودیگر حضار کو بیانتک گرویدگی ہوئی کہ بعد عشاء آپکو پھر دوبارہ وعظ کہنا پڑا۔ اسوقت آپنے توحید وعلم غیب کا قرآن وحدیث سے بحوالہ کتب فقہ معتبرہ مثل شرح فقہ اکبر وعالمگیری وقاضیخاں ومالابدمنہ وبحرالرائق۔ وغیرہ نہایت مبسوط ومدلل قابلانہ جامع ومانع بیان فرمایا۔ جس سے تمام حاضرین موافق ومخالف جو ایک کثیر تعداد میں موجود تھے۔ نہایت درجہ محظوظ ومسرور ہوکر جو لوگ اہلحدیث سے متنفر تھے۔ اون میں خوش عقیدگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔

اللہ عزوجل مولوی صاحب ودیگر حامیان اہلحدیث کانفرنس کو جزائے خیر دے۔ ۱۰۔ نومبر کو وقت صبح جناب مولوی صاحب موصوف کی روانگی ضلع بدایوں کو ہوئی۔

فہرست چندہ کانفرنس اہلحدیث

مولوی ابن حسن صاحب ممبری کانفرنس اہلحدیث عما
اختر محمود صاحب ممبری کانفرنس اہلحدیث عما
سید عبدالرحمن صاحب عصہ۔ شیخ لطافت علی صاحب
سرسول عصہ۔ عیدۃ نہ فنڈ ۸ عہ کل مبعہ

المرسل خاکسار اختر محمود حفظہ اللہ الودود

(از سہسوان (بدایوں)

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک اخلاقی حدیث ہے جس میں بدگمانی سے بچنے کی سخت تاکید ہے۔ مگر لکھنا یہ ہے۔ کہ ظن جو افعال قلبیہ سے ہے۔ اسپر حدیث کا حمل جو افعال جارحہ سے ہے کیونکر درست ہوگیا۔ اور کس نتیجہ کے خیال سے ایسا عمل جائز سمجھا گیا۔ پس عرض ہے حق سبحانہ تعالےٰ اور اوس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیمات کا عام منشا ہے۔ کہ بنی نوع انسان دنیا میں متحلی بالفضائل و متخلی عن الرذائل ہوکر رہیں۔ اپنے کو اون صفات حسیدہ کے ساتھ متصف رکھیں۔ جو دنیا اور آخرت دونوں میں باعث سرفروئی ہیں۔ اور ایسے ناپاک اور گندے اوصاف کے موصوف نہ بنیں۔ جو دارین میں موجب سیاہ روئی ہیں۔ منجملہ اون صفات زکیہ حمیدہ کے ایک صدق یعنی راست گوئی ہے فرمایا۔ علیکم بالصدق یعنے سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس صفت کا موصوف صادق یعنے راستگو سچا کہلاتا ہے۔ حق سبحانہ تعالےٰ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ و من اصدق من اللہ قیلا۔ یعنے بات میں اللہ تعالےٰ سے بڑھکر کون سچا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی نہیں۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ صدق ایسی پاک اور ستھری صفت ہے۔ کہ حق تعالےٰ جلشانہٗ اپنے اندر سب سے زیادہ ہونا ثابت اور پسند فرماتا ہے اور منجملہ اون صفات ذمیمہ خبیثہ کے کذب ہے۔ یعنے دروغگوئی جھوٹ بولنا۔ یہ ایسی ناپاک اور نا شدنی صفت ہے۔ کہ اس کے موصوف پر خدائے کریم کی لعنت برستی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین چونکہ کذب کا مرتکب خدائے کریم کی لعنت کا مستحق ہے۔ اس سے آدمی ڈرکر بچ سکتا ہے۔ مگر شیطان کے اغوا یا نفس امارہ کی پیروی سے بدگمانی کی صفت بایں توجیہ حاصل کرنے لگتا ہے۔ کہ مستحق لعنت تو وہی فعل ہے۔ جو جارحہ سے صادر ہو۔ اور یہ ظن یعنے بدگمانی اوس سے بالکل الگ ہے۔ کیونکہ فعل قلب ہے اس کے ارتکاب سے لعنتی نہیں ہوسکتا۔ لہذا آدمی اپنے زعم میں جھوٹ چھوڑکر بدگمانی پر کمر باندھ لیتا ہے۔ اور اپنی اس قوت اجتہادیہ کے بل پر گاؤں گاؤں بلکہ گھر گھر گھوم کر ہر شخص کے جاہ وجلال مال ومنال پر بدگمانی کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں شخص کی یہ عزت ذاتی نہیں۔ بلکہ سوجہ سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کے پاس مال و دولت بحسب حلال نہیں ہے۔ بلکہ اسوجہ سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کی شہرت کمال ذاتی سے نہیں ہے بلکہ فلاں کی طفیل سے ہے۔ غرضیکہ ؎

حسد است وہزار بدگمانی

اور ساتھ اس کے وہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے اور نہ خدا کے قانونی مجرم ہیں اور نہ لعنتی ہیں۔ بل یحسبون انہم یحسنون صنعا یعنے اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کام کررہے ہیں۔ اسی وسوسہ یا خطاء اجتہادی کے رفع کے لئے حکیم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حدیث فرماکر سمجھایا۔ کہ ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا ست

بندۂ خدا بدگمانی کرنے سے تو اور زیادہ دور بھاگنا چاہئے کیونکہ اگرچہ یہ فعل قلبی ہے۔ مگر آخر ظنی کذا۔ ظنی کذا۔ میرا گمان یوں ہے میرا گمان اسطرح ہے۔ جارحہ زبان ہی سے تو نکالا۔ پس اس جرم میں تمہارا دل اور تمہاری زبان دونوں شریک ہوگئے۔ لہذا اوس کذب سے رسی جتنے لعنت کے ڈر سے چھوڑا تھا۔ بڑھکر اکذب الحدیث کے مرتکب ہوکر اکذب الکاذبین ہوگئے۔ اور پہلے سے دو چند اور سولی الطعنت کے مستحق ہوگئے۔ فررت من المطر فقعت تحت المیزاب۔ پس تمکو چاہئے۔ کہ اس ہوکے سے باز آؤ اور بدگمانی کرنے سے بچو۔ اور یہ نہ سمجھو۔ کہ وہ ظن تمہارا قلب ہی تک رہ گیا۔ بلکہ وہ دل سے نکلکر زبان پر آیا اور زبان سے نکلکر خلق میں گیا جس سے خلق تباہ وبرباد ہورہی ہے۔ نفاق وشقاق کشیدگی وکبیدگی۔ رنجیدگی حسد بغض وکینہ سبھی کچھ پیدا ہوگئے۔ اسی لئے فرمایا۔

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

اسمیں شک نہیں کہ آج کل عام طور پر بدگمانی کا ایسا برا اثر پڑرہا ہے۔ کہ کوئی کام دین ودنیا کا بننے نہیں پاتا جہاں کسی شخص موفق نے کوئی کام خیر کی ابتدائی کہ خلل پہنچی۔ اور ہر کام میں رخنہ پڑا۔ اس کے پہلے باہم محبت تھی تو اب عداوت ہے۔ جس کے پہلے باہمی اتفاق تھا۔ تو اب اختلاف ہے۔ بیزاری ہے۔ دل آزاری ہے۔ اور آج اس کا ایسا عالمگیر دورہ ہے۔ کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی گاؤں کوئی گھر بلکہ کوئی آدمی اس سے خالی نہیں۔ جہاں

عوسنو اسی کا رونا ہے اللہ اس کی مثال اس گزشتہ سے اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوئی گل نہیں سکتا ہمکو زیادہ افسوس او سوقت ہوتا ہے جب ہم گروہ عاملین بالحدیث کے اندر یہ ناپاک مرض پاتے ہیں سلک اور گروہ سے زیادہ۔ حالانکہ ہمکو اس سے زیادہ نفرت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم لوگ متبعین کتاب وسنت ہیں اور کتا [illegible]

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۱۸ ۔ کیا حکم ہے شریعت کا ۔ کہ مسماۃ ہندہ سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جس سے شوہر مسمات مسمی زید کو رنج گذرا ۔ اور والد مسمات بلا اطلاع زید مسمات ہندہ کو اپنے گھر لایا ۔ بعد ازاں والد زید برائے طلاق دینے مکان پر مسمات کے آیا ۔ مگر بوجہ کسی امر کے طلاق نہیں دیا ۔ پھر والد زید نے راجہ کے پاس درخواست کیا ۔ کہ ہماری بہو مسمات ہندہ کو والد ہندہ رخصت نہیں کرتا ۔ راجہ نے دونوں کو طلب کیا ۔ اور والد مسمات سے کہا ۔ کہ تم اپنی دختر کو کیوں نہیں رخصت کرتے ہو ۔ والد مسمات نے کہا ۔ کہ ہم رخصت دینے پر راضی ہیں جب چاہیں رخصت کرا لیویں ۔ والد زوج نے کہا ۔ کہ ہم ایسی بہو کو نہ لیں گے اور نہ رکھیں گے ۔ والد مسمات نے کہا ۔ اگر نہ رکھو گے تو مہر مسمات اور زیور اور دان جہیز جو ہم نے دیا ہے واپس کر دو ۔ شوہر کے باپ نے کہا ۔ کہ اگر زمیندار کے فیصلہ میں ہوگا ۔ تو ہم واپس کر دیں گے ۔ زمیندار نے کہا ۔ کہ ہمارے فیصلہ میں کوئی چیز نہ ملے گی ۔ کیونکہ مسمات مجرمہ ہے ہاں اپنی خوشی سے واپس کرے تو کر سکتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا ۔ کہ تکرار جانے دو ۔ جو کچھ باخود لیا دیا گیا ہے وہ سب جو جہاں ہے ۔ وہاں رہنے دو ۔ ایک دوسرے کا مطالبہ کوئی نہ کرے ۔ یا خود اپنی شریعت (دستور) کے موافق چھٹکارا کرا لو ۔ وہاں سے دونوں فریق مکان پر آ گئے ۔ بعد اس کے والد مسمات مکان پر زوج کے آ کر کہا ۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھ دو ۔ بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اس طرح پر لکھا ۔ کہ تم نے ہم کو زوجیت سے خلاص دیا ۔ اور ہم نے تجھکو تین طلاق دیا ۔ اور عورت مہر کو چھوڑ دیا ۔ اور بہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا ۔ بعد ازاں جب چودہ ۱۴ روز گذرا ۔ تو مسمات مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا ۔ اور کہا ۔ کہ عدت ایک حیض کی ہوتی ہے اب بہ نسبت اس نکاح کے باخود سخت نزاع ہے چند علماء قائل ہیں ۔ کہ یہ خلع ہوا ۔ عدت اسکی ایک حیض ہے ۔ وہ عدت جب گذر گئی تو نکاح ہوا ۔ یہ نکاح درست ہے ۔ اور چند علماء قائل ہیں کہ یہ نکاح درست نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ خلع نہیں بلکہ طلاق ہے ۔ بلکہ وہ بھی رجعی ہے ۔ در صورت طلاق بائن کے بھی عدت اسکی تین حیض ہے ۔ یہ نکاح اندر عدت کے ہوا ۔ یہ نکاح باطل ہے ۔ کون فریق حق پر ہیں اور کون باطل پر مع دلائل اسکو دفتر میں تحریر فرما دیں عبد الحکیم از پٹنہ (مالدہ ۔ بنگال)

ج نمبر ۱۸ ۔ صورت مرقومہ خلع کی نہیں بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے ۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں ۔ لہذا عدت تین طلاق ہوگی ۔ اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں ۔ ۲ر وصول غریب فنڈ

س نمبر ۱۹ ۔ قبر کو پختہ بنوانا منع ہے ۔ اگر قبر پختہ نہ کی جاوے ۔ تو اس قبر کے چاروں طرف چہار دیواری پختہ جائز ہے یا نہیں ۔ یا مقبرہ (از وزیر آباد)

ج نمبر ۱۹ ۔ کچھ بھی ثابت نہیں ۔ لہذا کچھ نہ کرنا چاہئے قبرستان چونکہ فنا کا مقام ہے ۔ اسلئے شریعت کو منظور ہے کہ وہاں کوئی امتیازی صورت نہ رہے

س نمبر ۲۰ ۔ مدینہ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پختہ ہے یا نہیں اور مقبرہ ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۰ ۔ کچھ نہیں ۔ نہ قبر مبارک پختہ ہے ۔ نہ مقبرہ ہے ۔ حضرت عائشہ کے حجرے میں دفن ہوئے تھے ۔ وہی ہے ۔ اور بس ۔

س نمبر ۲۱ ۔ کچی قبر کے جلد مٹ جانے کا اندیشہ ہے کیا قبر کا نشان قائم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے ۔ اور اگر جائز ہے تو کس طرح کرے ۔ ہر سال مرمت کرائی یا پختہ کرائے

ج نمبر ۲۱ ۔ یہ اندیشہ کب تک چلے گا ۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۔ زیادہ ہی خیال غالب آئے تو مٹی ڈلوا دی جائے اور بس

س نمبر ۲۲ ۔ نشان کے لئے پتھر پر نام لکھوا کر قبر کے سرہانے لگانا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۲ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر صرف پتھر رکھا تھا ۔ اس سے زیادہ نہیں ۔ نہ نام نہ نشان ۔ فنا میں قیام کیا اور نام کیا ۔

س نمبر ۲۳ ۔ اگر کوئی رشتہ دار مر جائے ۔ تو حافظ کو مقرر کرنا کہ گھر پر آ کر روز اتنے پارے پڑھ دیا کرو کہ میت کو ثواب ہو ۔ جائز ہے اور کیا ضروری ہے ۔

ج نمبر ۲۳ ۔ میت کی وکالت میں کرو تو جائز ہوگا انشاء اللہ

س نمبر ۲۴ ۔ آخرت میں ہر ایک شخص کے اپنے اپنے اعمال کام آئیں گے ۔ تو بعد مرنے کے جو بغرض ثواب رسانی کئے جاتے ہیں ۔ اسکو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اسکو گناہوں کے عذاب سے بچا سکتے ہیں

ج نمبر ۲۴ ۔ ثواب رسانی کے دو طریق ہیں ۔ ایک یہ کہ میں کام کروں اور نیت رکھوں کہ اس کا ثواب جو میرا حق ہے میت کو بخشا ۔ دوسرا یہ کہ میں وہ کام میت کی وکالت میں کروں ۔ پہلی صورت میں اختلاف ہے ۔ دوسری کسی قدر واضح تر ہے ۔ اس لئے ثواب کا کام میت کی وکالت کی نیت سے کرنا چاہئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے ۔ اور حضرت علی رضی ایک قربانی آنحضرت کی طرف سے کرتے تھے

س نمبر ۲۵ ۔ ما ملکت ایمانکم کے معنی لونڈی غلام ہیں ۔ تو وہ لونڈی غلام آج کل میسر ہیں یا نہیں اگر کوئی شخص کسی عورت کو خریدے ۔ تو وہ لونڈی کا کام دے سکتی ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۵ ۔ آزاد کو خرید کر غلام بنانا سخت گناہ ہے ۔ اور وہ لونڈی بھی نہ بنے گی ۔

س نمبر ۲۶ ۔ قربانی کس پر فرض ہے ۔ مردوں پر فرض ہے یا نہیں ۔ اگر مردوں پر فرض نہیں ہے تو مردہ کے رشتہ داروں کی طرف سے کیوں قربانی کی جاتی ہے ۔

ج نمبر ۲۶ ۔ اسکا جواب نمبر ۲۳ میں آ چکا ہے ۔ کہ بطور وکالت بغرض ثواب رسانی کے جائز ہے مردوں پر کوئی کام فرض واجب یا سنت نہیں ۔ وہ احکام کے محل ہی نہیں ۔ (از وزیر آباد)

س نمبر ۲۷ ۔ میت کی قبر پر تیل ۔ چاول ۔ یا کوئی اور اس قسم کی شے اس نیت سے ڈالنا ۔ کہ جانور کھائیں گے ۔ تو میت کو فائدہ پہنچے گا ۔ درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۷ ۔ شرع میں ثابت نہیں ۔ جانوروں کو فائدہ پہنچانے کی اور بہت سی صورتیں ہیں

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

سیاہ ہفتہ

گذشتہ ہفتہ اسلامی ہند میں علمی لحاظ سے سیاہ گذرا ہے

اہلحدیث کے بہت پرانے بزرگ مولانا سید محمد عرفان صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ آپ حضرت سید احمد صاحب بریلوی مرحوم کے نواسے تھے۔ اس خاندانی عزت کے علاوہ آپ ذاتی طور پر دینی علم اور خدایاد بزرگ تھے۔ جناب حافظ عبید اللہ صاحب ٹونکی نے آپکی تاریخ وفات کیا اچھی لکھی ہے۔

ادخلہ اللہ بجنات النعیم غفر اللہ لہ وارحمہ

دوسرے صاحب ہندوستان کے مشہور مصنف مولانا شبلی ہیں۔ جو ۱۵ روز کی علالت اسہال کے بعد ۱۸۔ نومبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ

مرحوم کی نسبت گو اون کے اعتقادات کے لحاظ سے کسی کو اختلاف ہو۔ مگر اون کے علم و فضل خصوصاً تاریخ دانی کا غالباً سبکو اقرار ہے۔ میں بذات خود مرحوم کو جانتا ہوں۔ اسلئے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ وہ لا بشرط شیئ مسلمان تھے بحیثیت علم تاریخ علماء میں ممتاز تھے۔ کتاب سیرت النعمان کے زمانہ سے اون کے خیالات بہت ترقی پر تھے۔ گو اون کے مخالفوں سے میں نے سنا کہ وہ ملحد ہیں۔ مگر میں نے اونکو نماز پڑھتے بھی دیکھا۔

مرحوم پہلے شخص نہیں جنکی نسبت ایسا اختلاف ہوا ہو بلکہ ان سے پہلے بھی بہت سے ایسے بزرگ گذرے ہیں۔ جن کی موت پر بعض لوگوں نے مات قطب اللہ کہا تھا۔ تو بعض نے مات فرعون هذا الزمان

بہر حال اب وہ ایسے دربار میں جا پہنچے ہیں۔ جہاں پر کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی جن لوگوں کو مرحوم کے الحاد کا علم ہے وہ اپنے علم کے مکلف ہیں ہمیں ان سے بحث نہیں ہم اپنے علم کے موافق کہتے ہیں ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

مرحوم ایک بڑی ضروری تصنیف سیرت الرسول میں مشغول تھے سنا جاتا ہے۔ کہ اوسکی دو جلدیں ختم ہیں۔ خدا کرے یہ کام کسی ایسے ہی لائق آدمی کے سپرد ہو۔ جو اس کا پورا اہل ہو۔ حضور بیگم صاحبہ بھوپال دام عزہا اس کتاب کی متولی ہیں۔ حضور عالیہ کی علم پروری سے توقع ہے۔ کہ اسکا انتظام احسن طریق سے فرماوینگی۔

حافظ عبد الحمید صاحب

از اندور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری بیٹی بعارضہ دق فوت ہوگئی۔ انا للہ

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ ان سب کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم وابدلہم دارا خیرا من دارہم واہلا خیرا من اہلہم

لاہور کے آریہ اور اہلحدیث

لاہور میں آریوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ دونوں کے جلسے اخیر ماہ نومبر کے ہوتے ہیں۔ اور دونوں شاندار۔ اس کے مقابلے میں اہلحدیث کی جماعت ہے۔ کہ اونکو آپس کے فضول اختلافات سے اتنی بھی فرصت نہیں کہ آریہ سماج جو اپنے جلسے پر مناظرہ کا اعلان کرتی ہے۔ اور سب مذاہب کو للکارتی ہے۔ اوس میں حصہ لینے کا کوئی انتظام کریں۔ جو لوگ مشترک امور میں ملنے میں کسی مذہبی اختلاف کیوجہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اونکی بابت خدا و رسول اور تمام دنیا کے نزدیک غلط ہے۔ کسقدر ظلم اور مقام غضب ہے۔ کہ لاہور جیسے شہر میں آریہ سماج مباحثہ کو للکارے۔ اور اہلحدیث وہاں کے خاموش سنا کریں۔ کیوں؟ اسلئے کہ اونکو اپنے فضول جھگڑوں سے فرصت نہیں۔ میرے پاس آریہ سماج کے چار خط آئے میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ نہ جاؤں کیونکہ لاہور میرا صدر مقام نہیں۔ نیز اون حامیان اسلام کی غیرت کا بھی اندازہ ہو سکے۔ جو بات بات پر دوسروں کو کافر بنایا کرتے ہیں۔ کہ وہ کہاں تک اسلام کی حمایت کرتے ہیں۔ آخر جب مایوسی ہوئی۔ تو میں نے باوجود مانع کے منظوری سے آریہ سماج کو اطلاع دیدی۔ چنانچہ یکم دسمبر کی شب کو لاہور وچھو والی سماج میں مباحثہ ہوگا مضمون مباحثہ

"عورت کا درجہ کیا ہے؟"

عجیب فتنہ

میں نے عبد الرحمن خانصاحب ملکن ضلع بریلی ۱ہ/ از ابراہیم از دادا ملک برار ۵/ از نتونے فتنہ ۵۰۰/ کر۔ بقایاسال لله ۲ اا/ از محمد حسن سرہندی (رسائل) ۷/ سید سردار علی موضع آجھہ ضلع گجرات رسائل ۷/ کل ۱۳ رہ دونوں سالکوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ باقی ۲ لہ (محاسب)

مفت مفت

میرے پاس دو ڈہائی سو نسخہ کتاب حکم الکتاب بتفضیل الاصحاب مع ضمیمہ اردو اور ایک رسالہ رد تقلید میں ہے۔ پس آپ مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیں۔ کہ ۲ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر ۱۸۔۱۹ جزو کا رسالہ مفت منگا لیں پتہ یہ ہے حافظ قادر بخش چاہ خلیل والا۔ موضع شاہپور ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان

طبی استفسار

مجھکو بچپن سے مرض دمہ تھا۔ جو کہ زمانہ طفلی میں دورہ کرتا رہا مگر جب میری عمر ۱۵-۱۶ برس کی ہوئی تو دمہ کا اثر جاتا رہا۔ مگر اب جبکہ میری عمر ۲۳ برس کی ہے دم پھر عود کرنے لگا ہے میری شادی بھی ۱۸ برس میں ہو گئی۔ اب حال یہ ہے۔ کہ موسم گرما یعنے چیت سے لیکر بھادوں تک دمہ کا اثر کوئی نہیں ہوتا جب اسوج کا مہینہ چڑھتا ہے۔ تو پھر دمہ شروع ہونے لگتا ہے۔ رات کو زور ہو جاتا ہے۔ صبح چند دفعہ کھانسی آجاتی ہے بلغم دفع ہوکر پھر آرام آجاتا ہے۔ چند دوائیں استعمال کیں۔ آرام تو آجاتا ہے مگر دمہ بالکل جڑ سے نہیں جاتا۔ اگر کوئی صاحب عمدہ نسخہ جانتے ہوں تو اطلاع دیں نسخہ سہل ہو تا کہ کرنے یا ڈھونڈنے میں تکلیف نہ ہو آرام کلی ہونے پر ایک سال کیلئے اخبار جاری کرا دونگا۔ راقم خریدار اہلحدیث از چک نمبر ۲۱ والہ ڈاکخانہ شاہکوٹ

چاند کی روشنی

چاند گھر گھر روشنی دیگا

تازہ بیانات۔ لطیف خیالات پاکیزہ حالات اسلام کی چمکتی ہوئی مثال البیلے اور نرالے مضامین دیکھنے ہوں تو صحیفہ ۲ لفظیں لکھئے۔ جس کے مطالعہ سے جسم کی آنکھ روشن اور روح کی آنکھ کھلتی ہے۔ ہر بارش ادا اپنا لباس ملاحظہ فرمائیے

سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ عہ

نمونہ آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

منیجر صحیفہ صدر القدر دہلی

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

ناظرین کو سال نو مبارک ہو

اس ہفتہ کی خبروں کا اجمال یہ ہے۔ کہ لڑائی ہر طرف ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں لڑائی کی جو خبریں بذریعہ تار پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہے واللہ اعلم

سنگٹاؤ کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے سے پیشتر جرمنوں نے اپنی جنگی کشتیوں اور بحری سرنگیں لگانے والے جہاز اور آسٹروی جہاز قیصرین الزبیتھ کو غرق کر دیا تھا

دو جرمن آبدوز کشتیاں آبنائے ڈوور میں غرق کر دی گئیں۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی بیڑے نے بحیرہ اسود میں ترکی جہاز گوبین اور بھسلا پر حملہ کیا جس سے گوبین نقصان پہنچا اور وہ کہر میں غائب ہو گیا روسیوں کے ۴۲ آدمی اور ایک لفٹنٹ زخمی ہوئے۔

اخبار ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چونکہ جرمن نہر کے بائیں کنارے پر قابض نہیں ہو سکے اس لئے ڈکسموڈ کا قبضہ ان کے لئے بے سود ہے۔

لارڈ رابرٹس جو پہلے کسی زمانہ میں ہندوستانی افواج کے سپہ سالار تھے فرانس میں ہندوستانی سپاہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ جہاں وہ نمونیہ سے انتقال کر گئے۔

مارسیلز (فرانس) میں نئی ہندوستانی سپاہ کا نہایت پرجوش استقبال ہوا۔

انگلستان کے دیوان عام میں مصارف جنگ کے لئے ۲۲½ کروڑ کی منظوری دی گئی اور دس لاکھ مزید رنگروٹ کی تجویز پیش ہوئی ۲۲½ کروڑ پونڈ ماہ اپریل تک کافی ہوں گے

روسیوں نے مشرقی جرمنی کے جن مقامات پر قبضہ کیا ہے ان میں اسی طرح اور اسی نسبت سے تاوان جنگ کا مطالبہ کیا ہے جس طرح جرمنوں نے روس، بلجیم اور فرانس کے بعض مفتوحہ مقامات سے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔

اخبار ڈیلی نیوز قمطراز ہے کہ مصارف جنگ کے لئے پچاس کروڑ پاونڈ بہ اقساط قرضہ لیا جائیگا۔

پاپائے روم نے ایک گشتی چٹھی میں متخاصمین سے درخواست کی ہے کہ وہ صلح کر لیں۔

پرنس آف ویلز (ولی عہد سلطنت انگریزی) میدان جنگ میں پہنچ کر فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے عملہ سٹاف میں شامل ہو گئے ہیں [illegible]

جرمن فوجیں مقام ریمز کے کئی قلعوں پر قابض ہیں اور بلا ناغہ فرانسیسیوں پر شبخون مارتی رہتی ہیں۔

سٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار ولایت سے تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری شخص تازہ لڑائیوں کے عینی مشاہدہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ گو جرمنوں نے کچھ جگہ حاصل کر لی ہے تاہم وہ یپرس کو تسخیر نہیں کر سکے۔ گو ہمارا سخت نقصان ہوا۔ مگر دشمن اپنے ارادہ میں ناکام رہنے کے علاوہ ہم سے بھی زیادہ نقصان اٹھا چکا ہے۔ جرمن گارڈ کا استقلال قابل تعریف ہے۔

فرانس میں لڑائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے جس میں متحدہ افواج (فرانسیسی اور انگریزی) افواج کی حالت قابل اطمینان ہے اور وہ بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں

روس کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وارسا کے قریب جرمن شکست کھا کر پورے طور پر پسپا ہو گئے۔ اور اپنے علاقہ میں پہنچ جانے میں کامیاب ہونے کے لئے تمام ریلوے لائنوں کو تباہ کر دیا۔

روسی بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے فوجوں کا نیا اجتماع شروع کر دیا ہے جن کے ساتھ رسالہ کی بہت بڑی جمعیت ہے جو مغربی میدان جنگ (بلجیم و فرانس) ہٹا کے لائی گئی ہے

آسٹریا کی نئی فوج جو سروی افواج سے بہت زیادہ ہے سرویہ میں داخل ہو گئی ہے۔

روسی سپاہ بہت دور تک جرمن علاقہ میں گھس آئی ہے

جرمن بیڑے نے بحیرہ بالٹک میں روسی بندرگاہ لیبو پر گولہ باری کی ہے۔

جرمن نقصان جان کی سرکاری فہرست سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ ۵ لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو ۴۷ آدمی مجروح و مقتول ہوئے

روسی اور جرمن دریائے وسچولا اور وارٹا پر ایک بہت بڑی لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ترک قیدیوں نے ان سے کہا ہے۔ کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ترکی جرمنی کی طرف سے کیوں لڑ رہا ہے۔

ترکی فوج بماتحتی جرمن افسروں کے شہر ارض روم واقعہ آرمینیا کو قلعہ بند کر رہی ہے

ترکوں نے جرمنی سے کئی سو افسر مانگے تھے مگر جرمنی نے جواب دیا کہ مطلوبہ تعداد میں جرمن افسر نہیں مل سکتے کچھ آسٹروی افسر بھی روانہ کئے جا دیں گے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن قلعہ ارض روم اور طرابزون سے ترکوں کی زبردست کمکی فوج کے پہنچنے کی وجہ سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

ترکی فوج کمک صوبہ باطوم کی سرحد پر نمودار ہوئی ہے۔

روسیوں نے طرابزند پر گولہ باری کر کے قلعہ کو نقصان پہنچایا۔

روسیوں نے وادئ فرات میں حملہ کر کے دتہ کے مقام کو فتح کر لیا۔

انگریزی جنگی جہاز ڈیوک آف ایڈنبرا نے شیخ سعید پر گولہ باری کر کے قلعہ طابیہ کو بیکار کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی سپاہ کی تین رجمنٹیں خشکی پر اتریں اور قلعوں کے گولہ بارود اور توپوں کو بیکار کر کے واپس آ گئیں (شیخ سعید آبنائے باب المندب پر واقع ہے)

روما کے برقی پیغامات سے معلوم ہوا۔ کہ قسطنطنیہ کا جاپانی سفیر قسطنطنیہ سے روانہ ہو گیا ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ روسی دستہ ہراول ارض روم میں پہنچ گیا ہے۔ جہاں اس نے ترکی فوج میسو کو شکست دی۔

پیرس کی خبر ہے کہ محاذ کے شمال میں نہایت سخت اور مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ جرمنوں نے علاقہ سینٹ ہلیر شارلن کوٹ کے مغربی حصہ کو سرنگ لگا کر اڑا دیا۔

الہلال کی ضمانت ضبط ہو گئی افسوس ہے کہ الہلال کلکتہ کی دو ہزار کی ضمانت بحق سرکار ضبط ہو گئی۔ اور دو پرچے بھی ضبط ہوئے۔ جن کی نسبت انگریزی اخبار پانیر نے کچھ نکتہ چینی کی تھی۔ انا للہ۔ **پنجاب** میں غرہ محرم جمعہ کا ہوا۔

AsliAhleSunnet.com

مومیائی ۱۱/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاسکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

قیمت

فی چھٹانک ۲ آ دو چھٹانک ۶ پاؤ بخچۃ ۶ مع محصولڈاک وغیرہ

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام کھبدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۲ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے بپتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا۔ اب از رہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء)

جناب ابوالنعمان صاحب از مئوناتھ بھنجن (اعظم گڑھ) لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل ۔۔۔ ویلیو کردیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب متعلم انبوہ ضلع سرہیوم بنگال سے رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی۔ الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا۔ کہ میں دمہ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوادیجئے۔ لہذا مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۹۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری۔ اور کارآمد کتابیں ۲۵/۵۲

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ جو اپنے پیش بہا فوائد و محاسن کیوجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے اسمیں لڑکیوں کے یوم پیدائش سے لیکر کنوارپن۔ بلوغ۔ شادی۔ حیض۔ حمل۔ وضع حمل۔ اسقاط۔ وغیرہ جملہ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات اور امراض اور بچوں لڑکوں کے متعلق جملہ تکلیفات۔ نشوونما۔ پرورش۔ تربیت کے نقائص۔ وغیرہ کے اسباب و علامات بتاکر ان کے علاج و مجربات۔ نسخہ جات۔ مفید ہدایات۔ ضروری نقشہ جات مع تراکیب درج ہیں۔ یہ کتاب ہر گھر میں اور خصوصاً دائہ کے پاس ہونا نہایت ضروری و مفید۔ ادرکا نام ہو ۴ عـہ

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ ایڈیٹروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے۔ تقریر کرنیوالے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے مفصل اسباب بیان کرنیکے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے اخیر میں ملک کے سرکردہ اصحاب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۱۲

تجربات رمن اس میں قریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ مثلاً بال اڑانے کا صابن تیل۔ صابون۔ ہر قسم کے خضاب۔ سیر تیل حسن افزا کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں۔ بٹن بنانا۔ لاکھ۔ موم بتی بنانا۔ دیاسلائی۔ منجن وغیرہ وغیرہ بہت سے نسخے مع تراکیب دیئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰

کریم اللغات جدید نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے ضروری الفاظ کا اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ الفاظ کا عام فہم ترجمہ اور صحیح۔ اردو جاننے والے اور طلبہ کے لئے نہایت مفید و کارآمد ۶

چشمہ حیات حلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اون کے اسباب وعلامات کی قدیم و جدید طرز پر تحقیقات اور علاج۔ مجربات اور مفید ہدایات۔ عایتی ۶

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کسطرح ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد قومی ہو اسکا مطالعہ از بس مفید ہے ۶

سیر دیہات اس میں سرکاری اہلکاروں کے مظالم۔ انکی لوٹ کھسوٹ خلاف قانون کارروائیاں۔ دہقان کی جاہلانہ رسمیں یا زمینداروں کی ذلت و ادبار کی سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈے۔ سرکاری ٹیکس فیس۔ بیوائی ہیشر کا رسوم کے سبب تباہی کے دردانگیز حالات اور اسباب بیان کرکے انکا علاج بتایا گیا ہے رعایتی مع محصول ۶

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ سلف گورنمنٹ (خود مختاری) کے کیا فوائد ہیں۔ اور ہندوستان کو اپنی حکومت کب اور کیونکر ملے گی اور ہمیں اپنی حکومت حاصل کرنیکے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہیئے۔ انکا مفصل ذکر قیمت ۶

پتہ ملنے کا منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

اسلام اور علماء فرنگ اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر یورپین پروفیسروں۔ مورخوں۔ فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل جاپان کے ایک فاضل مورخ و پروفیسر نے سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرکے آئندہ پرآشوب زمانے پر تبصرہ لکھا ہے۔ ۴

داستان مریخ سیارہ مریخ کی جدید تحقیقات۔ قابل دید ۱

فاتح قادیان قابل دید رسالہ۔ مرزائیوں کی شکست۔ اور حق کی فتح قیمت ۱

AsliAhleSunnet.com

سفر حرمین الشریفین مع نقشہ جات

مقامات شام و بیت المقدس و مصر

احوال حرم ثلاثہ

دل مشتاق کو جس کی تمنا مدت سے تھی

حضرات جس کتاب کے دیدار کے لئے مدت سے دل ترستا تھا - اور آپ مشتاق تھیں - سو اب بافضال حضرت ذوالجلال تیار ہو چکا - ہمکو اس اشتہار میں طول طویل تمہید سے کام لینا منظور نہیں اور نہ ہی دو کان پھیکی پکوان کے مصداق بننا مطلوب ہے - جو تحریر ہے کو پیش کیا جاویگا -

اب سنئے وہ کیا چیز ہے جس کی تمنا ہر دل میں تھی - اور ہزارہا مشتاق جس کیلئے چشم براہ تھے - در حقیقت یہ جناب مستغنی عن الالقاب حاجی الحرمین الشریفین زائر تملیتین المحترمین خان بہادر محمد عبد الرحیم صاحب نقشبندی ادام اللہ اعزازہم اکسٹرا اسسٹنٹ سلطنت سرکار آف انڈیا کا سفر نامہ ہے یہ سفر نامہ بھی کیسا جس کے دیکھنے سے مسلمانوں کی قدیم صناعی اور اہل ایشیا کے انتہائی کمالات کا مرقع ہے - خاصکر اہل عرب کی موجودہ معاشرت صنعت و حرفت - تجارت و تمدن کا نقشہ کھینچکر آئینہ بنا دیا ہے - یہ سفر نامہ بنگلور جنوبی ہند سے شروع ہو کر عرب حجاز - شام فلسطین - مصر - عراق - و نیز وسط عرب - و نا معلوم عرب کے حالات و یوروپین سیاحوں کے سفر نامے کے اقتباسات نہایت شرح و بسط کے ساتھ مع نقشہ جات جغرافیائی اور عکسی تصاویر عمارات مقدسہ کے تکمیل پایا ہے

مقامات مندرجہ بالا کو خان بہادر ممدوح الصدر نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا - اور بسیط و مستند عربی - فارسی و انگریزی کتب تواریخ سے اسکی بے حد تحقیق کی اخلاقی کیفیتوں کو قلم انداز کر کے تحقیقی حالات و چشمدید واقعات کو قلمبند فرمایا ہے - تصاویر و نقشہ جات عکسی نایاب و قابل دید ہیں - خوش قسمتی سے جناب خان بہادر ممدوح الصدر کو ایک کی امیر السمّیٰ رفعت مآب برادر معظم جناب اسمعیل حقی بے میر منشی جلالتماب سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے اس مبارک سفر میں ہمراہی نصیب ہوئی - جنکو ملک شام میں بارہا سفر کرنے اور عہدہ جلیلہ پر منجانب سلطنت علیہ عثمانیہ خلد اللہ ملکہ ممتاز رہنے کا اتفاق ہو چکا تھا - عالیجناب رفعت مآب بڑے معلومات کے بزرگ ہیں جن کی ہمراہی سے خان بہادر موصوف الصدر کو بہت کچھ معلومات حاصل ہوئے - جنکا معلوم کرنا اوروں کو دشوار تھا -

آخر میں جلالتماب شہنشاہ اعظم خلق مجسم سلطان صلاح الدین ایوب رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس کے مقبرہ مبارکہ کے نقشہ کے ساتھ آپکی اصلی تصویر مع مختصر حالات کے شامل ہے - جو قابل دید ہے - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳ روپے) محصولڈاک ذمہ خریدار

حضرت ابن نباتہ کا لاثانی اور مکمل اصلی عربی مجموعہ خطب جو حرمین الشریفین میں پڑھے جاتے ہیں مع ترجمہ نظم اردو

حلیہ طبع سے مجلّی و محلّی ہو کر تیار ہے

مترجمہ

عالم باعمل فاضل بے بدل رئیس العارفین حضرت مولائی مرشدی جناب مولوی سید شاہ فقیر محی الدین صاحب قادری چشتی المتخلص بہ مقبل

معزز ناظرین - یہ وہ مقبول و مشہور خاص و عام خطبہ معتبر کہے ہے جس سے اکثر مولفین و مترجمین فقط بعض بعض خطبوں کا انتخاب کر کے اردو نظم فرمایا ہے تاہنوز کسی کو فصیح و بلیغ زبان اردو میں تمام و کمال خطبوں کو مترجم و منظوم کرنے اور عمدہ اسلوب سے چھاپنے کا خیال نہ ہوا - البتہ ہندوستان کے چند اہل مطابع نے نثر میں ترجمہ کروا کے چھاپا - مگر شرح سے خطیب و سامعین کو حظ نہیں کیونکہ عوام الناس زبان عربی سے بالکل بے بہرہ ہیں

حالانکہ شارع کا مقصود صرف اصلاح افوس ہے - یعنی ہر جنکو امور دنیاوی سے فرصت نہ ملے - ایک وقت اس طریق سے ضروری ہدایتیں ان کے گوشگذار کی جائیں - تاکہ فوائد دارین حاصل ہوں - خالص زبان عربی سے مقصود شارع بالکل مفقود ہو جاتا ہے - اس امر کا خیال عرصہ دراز تک خاکسار کے قلب پریشان میں متمکن رہا لیکن فی زمانہ اس کام کے لئے اوقات مقرر فرما چکا ہے -

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ توفیق سبحانی و تائید ربانی سے مجموعہ خطب موصوفہ تمام و کمال طبع ہو گیا - نیز صحاح ستہ و مشکوۃ شریف وغیرہ سے ضروری احادیث نبویہ کے مضامین منظوم کر کے خطبہا متفرقہ کے خاتمہ سے آخر میں شامل کر دئے گئے -

خطبہ کی پوری فہرست مع بیانات چار صفحوں میں دیگئی ہے - جو خالی از افادات نہیں - لکھائی اور چھپائی اور صحت عمدہ دو قسم کا کاغذ چکنا ولایتی) دیسی معمولی پر چھپا ہے - تعداد صفحات ۳۱۰ - قیمت صرف معمولی کاغذ ۱۲ / مجلد ۱۴ / چکنا ولایتی عمر مجلد ایک روپیہ ہے

نیز خطبہ کا ٹائیٹل بسبب نیز رنگ مطلا ہونیکے نہایت دلکش اور بہت ہی خوشنما ہے - ملنے کا پتہ

حاجی محمد محی الدین تاجر کتب و سوداگر متصل مسجد ابراہیم نمبر ۳۹۹ لشکر بنگلور

راجپوت سٹیم پریس لاہور میں منشی محمد دین گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com